سوال

(91) عبد رسول اور نبی ملک میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبد رسول اور نبی ملک میں فرق کی وضاحت مطلوب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف :

''الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطن''

میں طبقات انبیاء علیہ السلام کے سلسلہ میں ایک اہم فرق کی وضاحت کی ہے جولائق مطالعہ اور علم میں اضافے کا موجب اور یاد رکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں : جس طرح اولیاء کرام میں دو طبقے ہیں سابقین مقربین اور اصحاب مقتدین ۔ اسی کی نظیر انبیاء علیہ السلام عبد رسول "اور" نبی ملک " کی تقسیم ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے درمیان اختیار عطا فرمایا[صحہ احمد شاکر احمد ٢/٢٣١ (٧١٦٥) شاکر) مجمع الزوائد (٩/١٨١٩) وقال : رواہ احمد والبزار وابو یعلیٰ رجال الاولین رجال الصحیح]پس "

نبی ملک "تو جیسے داؤد علیہ السلام اور ان کے امثال ہیں عزوجل حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے فرماتا ہے :

قالَ رَبِّ اغفِر لى وَهَب لى مُلكًا لا يَنبَغى لِأَحَدٍ مِن بَعدى ۖ إِنَّكَ أَنتَ الوَهّابُ ٣٥ فَسَخَّرنا لَهُ الرّيحَ تَجرى بِأَمرِهِ رُخاءً حَيثُ أَصابَ ٣٦ وَالشَّيـٰطينَ كُلَّ بَنّاءٍ وَغَوّاصٍ ٣٧ وَءاخَرينَ مُقَرَّنينَ فِى الأَصفادِ ٣٨ هـٰذا عَطاؤُنا فَامنُن أَو أَمسِك بِغَيرِ حِسابٍ ٣٩ وَإِنَّ لَهُ عِندَنا لَزُلفىٰ وَحُسنَ مَـٔابٍ ٤٠ ... سورة ص

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی اے پروردگار! میرے لیے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا فرما! کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کر دیا جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی ۔ اور دیووں کو بھی (ان کے زیر فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (ہم نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو) تو احسان کرو یا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے ۔ "

"پس نبی ملک" پر جو کچھ فرض کیا گیا وہ اس کو انجام دیتے ہیں اور جس کو اللہ نے اس پر حرام کر دیا اسے ترک کر دیتا ہے ولایت اور اموال میں جس طرح پسند کرتا اور مناسب سمجھتا ہے تصرف کرتا ہے اس کے بغیر کہ اس پر کوئی گناہ ہو لیکن "عبد رسول "اپنے رب کی مرضی کے بغیر کسی کو نہیں دیتا اور یہ نہیں کرتا کہ جسے چاہے عطا کر دے ۔ اور جسے چاہے محروم رکھے بلکہ جس کو عطا کرنے کا حکم پروردگا دے اسے عطا کرتا اور جس کی تولیت کا امر کرے اسے والی بناتا ہے پس اس کے سارے کے سارے کام اللہ کی عبادات ہیں ۔چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

''اني واللہ لا اعطی احدا ولا امنع احدا انما انا قاسم اضع حيث امرت '' [صحیح البخاري كتاب فرض الخمس باب قوله تعالىٰ ((فان اللہ خمسه وللرسول)) (٣١٧٧) بهته للفظ ما عطيكم ولا منعكم انما انا قاسم الخ وانظر الرقم المسلسل (١٣٨)]

"اللہ کی قسم !میں نہ کسی کو عطا کرتا ہوں اور نہ کسی سے روکتا ہوں ۔

میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں مجھے دیا گیا رکھ دیتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اموال شرعیہ کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوب کرتا ہے ۔"

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلِ الأَنفالُ لِلَّهِ وَالرَّسولِ ... سورة الانفال 1

"یعنی کہہ دو مال غنیمت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ نیز فرمایا :

ما أَفاءَ اللَّهُ عَلىٰ رَسولِهِ مِن أَهلِ القُرىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسولِ ... سورة الانفال 7

"یعنی جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے ۔ وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے ۔ اور اسی طرح فرمایا :

وَاعلَموا أَنَّما غَنِمتُم مِن شَيءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسولِ ... سورة الانفال 41

"اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔" اور اسی لیے اقوال علماء میں سے ظاہر تر یہی قول ہے کہ یہ اموال اولی الامر کے اجتہاد کے مطابق وہاں خرچ کئے جائیں جہاں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو ۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر سلف کا یہی مذہب ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی مشہور ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے تین حصے دیے جائیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی قائل ہیں مقصود یہاں یہ ہے کہ "عبد رسول " نبی ملک " سے افضل ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدا لمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داوٗد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہ مقربین سابقین ابرار اصحاب الیمین سے افضل ہیں

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی صریح کی ہے کہ اولیاء اللہ میں سب سے افضل مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مرسلین میں سب سے افضل اولوالعزم ہیں حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمدا لمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

اولوالعزم میں سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین امام المتقین سید ولد آدم اور امام الانبیاء علیہ السلام ہیں تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر علی الاطلاق آپ کی فضیلت کے سلسلہ میں کتب احادیث مثلاً مشکوۃ المصابیح سنن الدارمی دلائل النبوۃ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ دلائل النبوۃ اصفہانی اور خصائص الکبری سیوطی وغیرہ میں وارد متعدد احادیث موجود ہیں ۔[انظر (التفسیر (٣/٢٦)لابن کثیر)]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ](#)

ج1ص273

محدث فتویٰ